

کیا

تمدّلیں برائے امریکہ (تحقیق فار اٹھیا) پروگرام، جو تحقیق کے امریکہ کی تعلیمی تاریخ کی عظیم ترین عمومی تحریکات میں سے ایک ہے، ہندوستان میں بھی اتنا ہی کارکرہ مبتدا ہے جتنا کہ امریکہ میں ہوا ہے؟ ہا۔ ہندوستان میں تعلیم کے شعبہ سے دایستہ نوجوان ممتاز شخصیتوں کا خیال یہی ہے اور انہوں نے ہندوستانی پس منظر میں اس تحریک کو اپناتے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا ہے۔ انہوں نے مدد کیلئے تحقیق فار اٹھیا کی شریک باقی اور چیف ایکٹریکوں نے آفسروں و نیدری کوپ سے رجوع کیا اور انہیں ہندوستان آئنے کی دعوت بھی دی۔

محترمہ وہ نیدری کوپ کا کہنا ہے کہ ”اس دورہ پر میں نے جو کچھ بھی دیکھا ہے دیکھ کر لانا کہ تمدّلیں برائے ہندوستان (تحقیق فار اٹھیا) کا وقت آئیا ہے۔ کاغذ سے فارغ ہونے والے غمیان طلباء و طالبات اس امکان کے سامنے آئے پر شرکت کیلئے اچھل پڑیں گے اور تعلیم، حکومت، بھی اور اہل خبر کے زمروں میں بھی اسی پروگرام کے حامی اور مدعاگار موجود ہوں گے۔“

## تمدّلیں برائے ہندوستان

رجا ورما

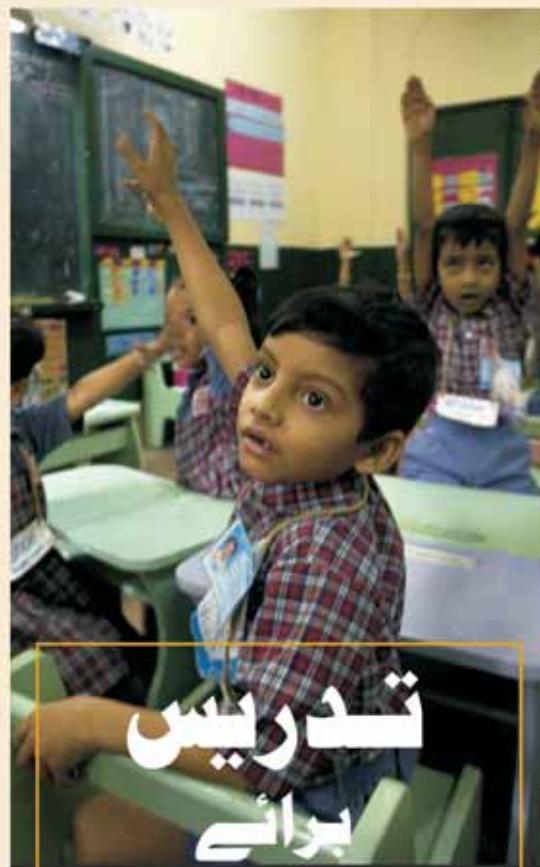
**اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندوستانی  
فارغین اپنے کیریر کو  
نظر انداز کر کر خود کو اسکولوں  
میں پڑھانے کے لئے، دو برسوں  
تک کل وقتی وقف کر دیں گے۔**

تحقیق فار اٹھیا کا پہلا کارروائی جون ۲۰۰۹ء میں سامنے آئے گا۔ یہ کارروائی ۱۰۰ اجنبی قابل گریجوشن اور نوجوان ہندوستانی پیش و رہاہرین پر مشتمل ہوگا۔ وہ نیدری کوپ نے، جو تحقیق فار اٹھیا کی ایکری کیوں نہ ہوڑ کی ایک ڈائرکٹ بھی ہیں، کہا کہ ”تحقیق فار اٹھیا میں اس کا پوزر امکان موجود ہے کہ ہندوستان کے کچھ اجنبی دشوار اسکولوں کے تعلیمی کام کا جگہ پر اور اجنبی محروم بچوں کی زندگیوں پر اس کا اثر پڑے اور اسی کے ساتھ زبردست نابرابری کے پس منظر میں ہندوستان کے آنے والے دنوں کے لیے دوں کی اہلیت اور قوتانی کو بروے کارلایا جاسکے۔“

امریکہ میں اپنے ہزاروں ہم رتبہ فارغین کی طرح اس ہندوستانی تعلیمی پروگرام سے دایستہ گریجوشن بھی اپنی باضابطہ عملی زندگی کے آغاز کو متواتی کر کے ہندوستان کے بعض اجنبی غریب طلباء اور دشوار اسکولوں کا رخ اس امید کے ساتھ کریں گے کہ پورے دو سال کل وقتی مدرس کے طور پر اجنبی محروم طبقات کے بچوں کو بہترین ممکن تعلیم دے سکیں۔

ہندوستان میں اس ترقیب کی سربراہ شاہین مسٹری نے کہا ہے کہ ”تحقیق فار اٹھیا میں تحقیق فار امریکہ پروگرام کے بہترین تجربات سے فیض اٹھا جائے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ ”اس پروگرام کا مقصد عظیم یہ ہے کہ لیے دوں کی ایک ایسی تحریک کی شروع کی جاسکے جو ہندوستان میں تعلیمی نابرابری دو کرنے کی کوشش کر سکیں۔ اس مقصد کے حوالوں کے لئے تحقیق فار اٹھیا کو ایسے حل تلاش کرنے پریس گے جو ہندوستان کیلئے مخصوص ہوں اور مقامی پس منظر اور ثقافت سے مطابقت کر سکیں۔“

ان فارغین کیلئے تحقیق فار اٹھیا پروگرام میں شرکت کے واسطے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وہ پڑھانے کی باضابطہ اگری حاصل کر سکیں۔ البتہ



کے ملازمین بن جاتے ہیں وہیں تحقیق فار اٹھیا ان اساتذہ کی پوری یا جزوی تجوہ دیتے ہیں تک محدود ہے گا۔ تحقیق فار اٹھیا کی مالی معاونت اسکوں کی میکائیل ایڈڈ سومن ڈل فاؤنڈیشن کر رہی ہے۔ اس کے کچھ افروادی عطیہ ہندوگان بھی ہیں۔ ویسے فی الحال اس کے کارپوریٹ کافیل سامنے نہیں آئے ہیں۔ تحقیق فار اٹھیا کا کہنا ہے کہ وہ اس طرح کے تجارتی اپاٹریوں کی سرگرمیاں میں ہیں ہے جس طرح کے کافیل امریکی پروگرام کی کافی مالی اعتماد کرتے ہیں۔

اقوام متحده کے مطابق تمام ہندوستانیوں کی ایک اچانکی آبادی ناخواندہ ہے اور ۲۰ سے ۱۰ برس کی عمر کے شاندار ۳۶۴ ملین پچے اسکوں نہیں جاتے۔ شاہین مسٹری کا کہنا ہے کہ اس پروگرام سے ”ایک اچھے تحریک کی اہمیت بھاجانی جائے گی اور متعلقی کے پیشہ کو تحریک یک بخش بنایا جائے گا۔“

تحقیق فار اٹھیا کے ذمہ دار ان اس پروگرام کیلئے زیادہ سے زیادہ تائید و حمایت حاصل کرنے کی غرض سے والدین سے بھی رجوع کریں گے اور اسکولوں کے انتظام کارروائی اور دیگر اہم متعلقین سے بھی۔ تحقیق فار اٹھیا پروگرام کا آغاز مہاراشٹر میں ممبئی اور پونہ سے کیا جائے گا۔ تحقیق فار اٹھیا کو امید ہے کہ ۲۰۱۳ تک شہروں اور دیہات کے کم از کم ایک درجہ اسکولوں میں کامل بھروسے فراغت پانے والے زیادہ ہونا گریجوشن کو دھیرے دھیرے اس پروگرام کے تحت متعلقی کے پیشہ میں لا جائے گا۔

ہندوستان تحقیق فار امریکہ سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ تحقیق فار امریکہ کو ایک ایسا پروگرام مانا جاتا ہے جو اپنی طرف صرف بہترین اور اچنپی ہونا رہا تھا۔

تحقیق فار اٹھیا میں اپنے ہزاروں ایسے گاہیں ہوں جو کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان میں یہ پروگرام کا میاہ رہے گا، انہوں نے کہا ہے کہ ”آج تحقیق فار امریکہ سرکاری نظام تعلیم میں اب تک کی سب سے بڑی معادتوں میں سے ایک ہے۔ ۲۰۰۰ اساتذہ (تقریباً ۵۰۰،۰۰۰ طلباء طالبات کو پڑھانے میں مصروف ہیں۔“ ان کا کہنا ہے کہ ”تحقیق فار امریکہ“ کے تحت متعلقی کے فراغت پانے کے بعد وہی گریجوشن کیلئی شبہ میں اصلاح کی تحریک چلانے میں آگے آگئے ہیں۔ وہ لوگ اسکولی نظاموں کی قیادت کر رہے ہیں۔ ان میں سے سیکندر ہو ایسے ہیں جو کم آمدی والے لوگوں کے علاقوں میں، بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے اسکول بھی چلا رہے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو مثالی تحریک کارکرڈیوں کی حیثیت سے اپنی پیچان بنا رہے ہیں، سماجی احتیار سے مختار افراد کے طور پر مسائل کے حل تلاش کر رہے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ماہل ہندوستان میں بھی ایسے ہی مورثاتا ہوتا ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے زیادہ۔“

